1305
ف/۲

(1)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

استاد صاحب آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا تھا کہ عورت ماہواری کے دوران قاعدہ پڑھ سکتی ہے یا قاعدے کو ہاتھ لگا سکتی ہے میں قرآن حافظ پورا مدرسہ پڑھاتی ہوں میں نے کہیں استاد سے پوچھا ہے پر سب کہتے ہیں کر یا لی قاعدے کو ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ اور میرے اپنے استاد نے بھی یہی جواب تھا لیکن ایک عورت میرے پاس پڑھنے آتی ہے قاعدہ اور اس کا شوہر ماہواری کے دوران اس کو نہیں بھیجتا وہ اپنے گھر میں نے کر اچھا دار لعلوم سے پڑھ سے کر قاعدے کو ہاتھ لگا سکتے ہے تو میرا نے مہربانی آپ مجھے صحیح سمجھا دیں تاکہ جائز کون سا ہے آپ کی مہربانی ہوگی شکریہ۔

کیا عورت ماہواری کے دوران قاعدہ کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۷/۱۹۴۶
مورخہ

سائل:

عائشہ،

موبائل نمبر: 03-112476423

پتہ: مانسہرہ کالونی،

الف ایریا، علی گڑھ اسکول کے

کراچی۔

جواب منسلک ہے

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًاومصليًا

ماہواری کے دوران عورت قرآنی آیات کے علاوہ پورے قاعدہ کو پڑھ سکتی ہے، البتہ جہاں قرآن کی پوری آیت آجائے وہاں اس آیت کے ہر ہر کلمہ کو علیحدہ علیحدہ کرکے پڑھے جیسے: "انااعطیناک الکوثر" کو اس طرح پڑھے کہ "انا" پڑھ کر سانس توڑدے پھر "اعطیناک" پڑھے، پھر "الکوثر" پڑھے۔ واضح رہے کہ ماہواری کے دوران پوری آیت کو ایک سانس میں رواں پڑھنا جائز نہیں۔

اسی طرح ایسی عورت قاعدہ کو پکڑ سکتی ہے اور قرآنی آیت کے علاوہ اندر الفاظ کو بھی چھو سکتی ہے البتہ جہاں قرآن کی آیت لکھی ہو اس جگہ کو چھونا جائز نہیں۔

بہتر یہ ہے کہ صفحے کے دائیں بائیں جو خالی جگہ ہوتی ہے وہاں ہاتھ رکھ کر پڑھے۔

تفسير ابن كثير–ط دار طيبة – (٧ / ٥٤٥)

وقال آخرون: { لا يَمَسُّهُ إلا الْمُطَهَّرُونَ } أي: من الجنابة والحدث. قالوا: ولفظ الآية خبر ومعناها الطلب، قالوا: والمراد بالقرآن هاهنا المصحف، كما روى مسلم، عن ابن عمر: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن يسافر بالقرآن إلى أرض العدو، مخافة أن يناله العدو (١) . واحتجوا في ذلك بما رواه الإمام مالك في موطئه، عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حَزم: أن في الكتاب الذي كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم: ألا يمس القرآن إلا طاهر (٢) . وروى أبو داود في المراسيل، من حديث الزهري قال: قرأت في صحيفة عند أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ولا يمس القرآن إلا طاهر"

اعلاء السنن ص١/٣٧٩

تتمة:

فی "التلخيص الحبير" (١:٤٨): "حديث أنه ﷺ كتب كتابا إلى هرقل (النصرانی)، وكان فيه: ﴿تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم﴾ الآية، متفق عليه، من حديث ابن عباس رضی الله عنه عن أبی سفيان صخر ابن حرب فی حديث طويل"، ويعرف به أن القرآن إذا كتب فی كتاب ورسالة مخلوطا بكلام آخر لا تشترط الطهارة لمسه.

Scanned by CamScanner

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (١ / ١٧٢)

(و) يحرم به (تلاوة القرآن) ولو دون آية على المختار (بقصده) فلو قصد الدعاء أو الثناء أو افتتاح أمر أو التعليم ولقن كلمة كلمة حل في الأصح----------(و) يحرم (به) أي بالأكبر (وبالأصغر) مس مصحف: أي ما فيه آية كدرهم وجدار،

(قوله: ولو دون آية) أي من المركبات لا المفردات؛ لأنه جوز للحائض المعلمة تعليمه كلمة كلمة

(قوله: أو التعليم) فرق بعضهم بين الحائض والجنب بأن الحائض مضطرة؛ لأنها لا تقدر على رفع حدثها بخلاف الجنب والمختار لأنه لا فرق نوح.

(قوله: ولقن كلمة كلمة) هو المراد بقول المنية حرفا حرفا كما فسره به في شرحها، والمراد مع القطع بين كل كلمتين، وهذا على قول الكرخي، وعلى قول الطحاوي تعلم نصف آية نهاية وغيرها.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (١ / ١٧٣)

قال ح: لكن لا يحرم في غير المصحف إلا بالمكتوب: أي موضع الكتابة كذا في باب الحيض من البحر، وقيد بالآية؛ لأنه لو كتب ما دونها لا يكره مسه كما في حيض القهستاني. وينبغي أن يجري هنا ما جرى في قراءة ما دون آية من الخلاف، والتفصيل المارين هناك بالأولى؛ لأن المس يحرم بالحدث ولو أصغر، بخلاف القراءة فكانت دونه تأمل.----والله سبحانهُ وتعالىٰ اعلم

الجواب صحیح
احقر محمود غفرلہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۸ / ربیع الثانی / ۱۴۳۹ھ
16 / جنوری / 2018ء

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۲۸ / ربیع الثانی / ۱۴۳۹ھ
16 / جنوری / 2018ء

محمد ادریس
اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۸ / ربیع الثانی / ۱۴۳۹ھ
16 / جنوری / 2018ء

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۸ / ربیع الثانی / ۱۴۳۹ھ

مفتی

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۹۴۶/۳۷
سنہ ۲۸/ربیع الثانی/۱۴۳۹ھ

Scanned by CamScanner